© rasailojaraid.com

"روحِ اقبال"

از

(جناب قمرؔ مراد آبادی)

مہ و انجم میں حسنِ معتبر تیرا ہے یا میرا
نظر میری سہی نورِ نظر تیرا ہے یا میرا

جہانِ آب و گِل میں شور و شر تیرا ہے یا میرا
یہ افسانہ بعنوانِ دگر تیرا ہے یا میرا

عدو کو جرأتِ تنقید کیوں دی ذوقِ سجدہ کو
جبین میری ہے لیکن سنگِ در تیرا ہے یا میرا

دعائیں میری، نالے میرے، آہِ نارسا میری
مگر یہ تو بتا بابِ اثر تیرا ہے یا میرا

بتا یہ کس کا منشا ہے کہ میں محرومِ منزل ہوں
سفر میرا سہی، عزمِ سفر تیرا ہے یا میرا

مجھے کیوں بخش دی ہیں گردشِ ایام کی فکریں
کہ یہ ہنگامۂ شام و سحر تیرا ہے یا میرا

صدائے نالۂ دل پر خموشی کس کا شیوہ ہے
تو ہی کہہ دے کہ پتھر کا جگر تیرا ہے یا میرا

مذاقِ دید میرا، ہوش میرے، بےخودی میری
ہجومِ برق و طوفانِ شرر تیرا ہے یا میرا

میں قیدِ جبر خاموشی، تو محوِ مصلحت کوشی
یہ فتوے کون دے کارِ بشر تیرا ہے یا میرا

ترے احکام پہ مہرِ صداقت ثبت کی میں نے
کسے معلوم تھا پیغام بر تیرا ہے یا میرا

قمرؔ وہ مجھ کو مل جاتا تو اتنا پوچھتا اس سے
کہ یہ سرمایۂ فکر و نظر تیرا ہے یا میرا

© rasailojaraid.com